نواں/بجٹ اجلاس

سرکاری رپورٹ

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ پنجشنبہ مورخہ ۲۹ جون سنہ ۱۹۸۹ء بمطابق ۲۴ ذیعقد سنہ ۱۴۰۹ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲-	تعزیتی قراردادیں سردار خیر محمد ترین اور سردار محمد خان باروزئی ایم پی اے کی والدہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت۔	۲
۳	پوائنٹ آف ایکسپلینیشن۔ منجانب میر جان محمد خان جمالی۔	۳
۴-	سوالات اور انکے جوابات۔	۵
۵-	رخصت کی درخواستیں۔	۱۶
۶	قراردادیں۔ قرارداد نمبر ۲-۳ اور ۴ منجانب بیگم رضیہ رب، نواب محمد اسلم رئیسانی۔ میر محمد ہاشم شاہوانی اور مسٹر حسینی اشرف۔	۱۷

جلد پنجم ——— شمارہ دوازدہم

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی کا نواں بجٹ اجلاس

مورخہ ۲۹ جون ۱۹۸۹ء بمطابق ۲۴ ذلیقعد ۱۴۰۹ھ بروز پنجشنبہ

زیر صدارت اسپیکر جناب محمد اکرم بلوچ

صبح دس بجے

صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولوی عبدالمتین آخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ط

الٓرٰ قف كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۵ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۵ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۵ الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ط أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۵

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے ۔ یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے اتاری تیری طرف کہ تو نکالے لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف ان کے رب کے حکم سے رستہ پر اس زبردست خوبیوں والے اللہ کے جس کا ہے جو کچھ کہ موجود ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں اور مصیبت ہے کافروں کو ایک سخت عذاب سے

تعزیتی قرارداد

جناب اسپیکر: - تلاوتِ کلام پاک کے بعد تعزیتی قرارداد سردار شبیر احمد ترین کے بڑے بھائی سردار خیر محمد ترین کے انتقال پر عبدالرحمان آغا وزیر آبپاشی و برقیات تعزیتی قرارداد پیش کریں۔

عبدالرحمان آغا۔ وزیر آبپاشی و برقیات: جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تعزیتی قرارداد پیش کرتا ہوں کہ "یہ ایوان سردار شبیر احمد ترین کے بڑے بھائی سردار خیر محمد ترین کے انتقال پر گہرے غم و رنج کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے"

محمد صادق عمرانی: - جناب اسپیکر! ایک اور تعزیتی قرارداد سردار محمد خان باروزئی کی والدہ کی وفات کی بھی ہے۔

جناب اسپیکر! وہ قرارداد بھی پیش ہوگی۔ پہلے ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔

(مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر! سردار باروزئی کی والدہ کی وفات پر ہمایوں خان مری تعزیتی قرارداد پیش کریں۔

میر ہمایوں خان مری: وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں یہ تعزیتی قرارداد پیش کرتا ہوں کہ "یہ ایوان سردار محمد خان باروزئی کی والدہ مرحومہ کے لئے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے"

جناب اسپیکر! دعائے مغفرت کی جائے ۔

(مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

میر جان محمد خان جمالی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب اسپیکر! میں ایک پرسنل ایکسپلینیشن آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ آپ کے رولز کے تحت صفحہ ۴، رول نمبر ۱۰ کے تحت اجازت چاہتا ہوں کہ مجھے انگریزی میں بولنے کی اجازت دی جائے ۔

جناب اسپیکر! اجازت ہے ۔

Mir Jan Mohammad Khan Jamali:

Respected SpeakerSir! Yes.

Through today press dailies Jang and Mashriq, I have learnt that some Honourable Members had boy-cotted the Session on a matter in an unparliamentary way. Because according to them, remarks uttered by me under leniency in this regard was the topic. After a brief lift of the newspapers that some members of the opposition benches had announced in the press about their absence from the Assembly, that it was their boy-cott of the proceeding of the present session because of my remarks not been expunged from the proceedings and were not withdrawn by me. Of course, Mr. Speaker Sir, without any hesitation and keeping in view the parliamentary traditions in custom, I withdraw my remarks referred to me by Honourable Members of the opposition in the newspapers and which is because of them.

Parliamentary way was and is that any member who finds some remarks unwarranted in Assembly discussion, he declares his views within the Assembly Session and is not satisfied by the Speaker that is by your side. But unfortunately Honourable Elected Members of the opposition quoted in the newspapers seem to be unaware of this system/procedure and have given tire observation from Assembly Session to newspapers but not on the floor of this August House, where by the modus-oprendi to publicity keeping flaw which they have adopted since commencement of the budget session. The remarks read by me referred in the newspapers meanings of my words have been distorted for their own convenience.

<u>میر جان محمد جمالی !</u> جناب اسپیکر ! اس دن بھی میں نے بھرے ایوان میں کہا تھا کہ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں اگر کچھ معزز اراکین کو اس پر اعتراض ہے تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں کہ اسکے برعکس خیال کیا گیا۔

Mr. Speaker Sir! Everybody in Balochistan, Sindh, Frontier and Punjab, and even outside the country knows that our elders were part and parcel of independence, struggled in the start of history of Pakistan. Talking of loyality Sir, it is not playing the historical fact that elements who forced the majority province i.e. East Pakistan through their action and stagnance to become Bangladesh.

<u>میر جان محمد جمالی !</u> ابھی تک یہ الفاظ نہیں بھولے ادھر تم ادھر ہم - جو ڈھاکہ جائے گا اس کی ٹانگیں توڑ دی جائیں گی۔

After appointment of Hamood-ur-Rehman Commission was made which has now removed. Sir, it is a matter of great surprise that

مسنز رضیہ رب : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ! انہیں آپ نے اتنی لمبی چوڑی تقریر کرنے کی اجازت دے دی ہمارا تو خیال تھا کہ وہ اپنے پوائنٹ آف ایکسپلینیشن یا اپنا استحاق پیش کر رہے ہیں۔ وہ جو بات کر رہے ہیں اس کے متعلق میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ احتجاج ہمارا اس پوائنٹ پر تھا کہ انہوں نے ہمارے بابائے قوم کی تضحیک اس طریقے سے کی ہے۔ اس طریقے سے نشانہ بنایا ہے اور جن الفاظ میں انکا نام استعمال کیا۔ قائداعظم استعمال کیا اشارہ جو تھا جیسے کہ پیسے دے کر انفارمیشن حاصل کی ہو۔ اس دن میں نے اپنے علمائے کرام سے درخواست کی تھی کہ وہ اپنی زبان سے اس چیز کا اقرار کر رہے ہیں کہ راشی پتہ نہیں کون ہے لیکن مرتشی یہ ضرور ہے۔

میر جان محمد جمالی : جناب والا ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنی پرسنل ایکسپلینیشن جاری رکھوں اعتراض تو بڑے سے بڑے ہوتے ہیں۔ جناب اسپیکر میں نے رولز کوٹ کیا ہے۔ صفحہ نمبر ۶۱ پر ہے معزز رکن پڑھ لیں۔ تو وہ پرسنل ایکسپلینیشن کا پوائنٹ دیکھ سکتے ہیں۔

To continue from where I left the talk that the Minister who took oath of office under I.J.I, the Chief Minister Mr. Zafar-ullah Khan Jamali and joined hands with approval of his party with 'recognised political association.

میر جان محمد جمالی : جناب والا ! اس دن بھی میں نے مسز رضیہ رب کے اعتراض پر کہا تھا کہ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ اس کے باوجود میں نے ایوان کے فلور پر یہ بات کہی تھی کہ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر : اب سوالات ہوں گے۔ پہلا سوال بیگم رضیہ رب صاحبہ کا ہے۔

٭۷۶ - بیگم رضیہ ربّ ،

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس دور میں فنی تعلیم کی افادیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بلوچستان میں محکمہ تعلیم کے ماتحت کتنے فنی ادارے ہیں اور کن کن اضلاع میں واقع ہیں۔

مولوی غلام مصطفےٰ وزیر تعلیم :

بلوچستان میں محکمہ تعلیم کے ماتحت فنی تعلیم کے لئے مندرجہ ذیل ادارے قائم کئے گئے ہیں۔

۱۔ بلوچستان انجنیئرنگ کالج خضدار (ضلع خضدار)
۲۔ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ کوئٹہ (ضلع کوئٹہ)
۳۔ گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ کوئٹہ (ضلع کوئٹہ)
۴۔ ایگرو ٹیکنیکل ٹیچرز ٹریننگ سنٹر کوئٹہ (ضلع کوئٹہ)

اسکے علاوہ کوئٹہ میں خواتین کے لئے پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ کا منصوبہ زیر تکمیل ہے۔

بیگم رضیہ رب - ضمنی سوال) انجنیئرنگ کالج میں صرف تین ٹیکنیکل شعبے ہیں جبکہ آجکل کے دور میں کسی انجنیئرنگ کالج کے لئے مزید سہولیات کی ضرورت ہوتی ہے جناب والا! گورنمنٹ کمرشل انسٹیٹیوٹ کس بلڈنگ میں قائم ہے کیا وہاں طلبا کو وہ تمام سہولیات حاصل ہیں۔ اس کالج کی کارکردگی کیا ہے؟ یہاں سے نکلنے کے بعد وہ کہاں جاتے ہیں جبکہ اس وقت ہر دفتر میں ٹائپسٹ کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ ایگرو ٹیکنیکل کیا ہے آیا اس کالج میں یہ سبجیکٹ پڑھایا جاتا ہے؟ نیز اس کالج کیلئے بہت ہی قیمتی زمین خریدی گئی تھی اس زمین کا کیا بنا؟

جناب اسپیکر ! یہ میرے سوالات ہیں ان کے بارے میں وزیر موصوف کیا فرماتے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب اسپیکر ! یہ سوالات بڑی تفصیل سے پوچھے گئے ہیں انکا جواب میں بعد میں دونگا۔

جناب اسپیکر : اگلا سوال بھی بیگم رضیہ رب صاحبہ کا ہے ۔

***۷۷ ۔ بیگم رضیہ رب ۔**

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان میں فنی تعلیم کے ڈائریکٹریٹ کا قیام حکومت کے زیر غور ہے ؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس ڈائریکٹریٹ کی کارکردگی اور ملازمین کی تعداد کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے ۔

وزیر تعلیم ۔

(الف) اس وقت صوبہ میں فنی تعلیم کے لئے علیحدہ ڈائریکٹریٹ کے قیام کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور نہیں ہے ۔

(ب) چونکہ جز (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے لہذا مطلوبہ معلومات مہیا نہیں کئے جاسکتے ۔

جناب اسپیکر : اگلا سوال ۔

***۷۸ ۔ بیگم رضیہ رب ۔**

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان معدنیات کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے اہم صوبہ ہے۔ اور صوبہ میں واحد پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ میں مائننگ ٹیکنالوجی کا شعبہ نہ ہونے کی وجہ سے یہاں کے طلبہ اپنی سرزمین کے اس بیش بہا خزانے کے متعلق لاعلم ہیں۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ میں مائننگ ٹیکنالوجی کا شعبہ کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر تعلیم :

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان معدنیات کے لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ صوبہ کے واحد پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ کوئٹہ میں فی الحال مائننگ ٹیکنالوجی کا شعبہ قائم نہیں کیا گیا۔

(ب) چونکہ صوبے میں مائننگ ٹیکنالوجی میں ملازمت کے مواقع بہت محدود ہیں۔ اس لئے طلباء اس ٹیکنالوجی میں تعلیم حاصل کرنے کی طرف زیادہ رغبت نہیں رکھتے جسکی وجہ سے پولی ٹیکنک انسٹیٹوٹ کوئٹہ میں فی الحال مائننگ ٹیکنالوجی کا شعبہ کھولنے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

جناب اسپیکر : اگلا سوال۔

٭۷۹۔ بیگم رضیہ رب۔

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خواتین پولی ٹیکنک کسی پرائیویٹ مکان میں قائم کیا گیا ہے ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ مکان کا ماہانہ کرایہ کس قدر ہے نیز اس ادارہ میں اساتذہ کرام کی تعداد کتنی ہے اور ادارہ میں کون کونسے شعبے کھولے گئے ہیں اور ان شعبوں میں طالبات کی

کل تعداد بتائی جائے ۔

وزیر تعلیم ۔

(الف) یہ درست ہے کہ خواتین پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ کوئٹہ کرائے پر حاصل کردہ دو مکانوں پر مشتمل ایک پرائیویٹ عمارت میں قائم کیا گیا ہے ۔

(ب) ان دونوں مکانوں کا ماہانہ کرایہ مبلغ آٹھ ہزار روپے ہے ۔ فی الحال صرف پرنسپل کی تقرری عمل میں لائی گئی ہے جبکہ باقی اساتذہ کی تقرری اور کلاسز کا اجراء نظر ثانی شدہ پی سی ون کی وفاقی حکومت سے منظوری کے بعد عمل میں لائی جائے گی ۔ اس ادارے میں مندرجہ ذیل شعبے کھولے جائیں گے ۔

۱۔ گارمنٹ ٹیکنالوجی

۲۔ آرکیٹیکچر ٹیکنالوجی

چونکہ ابھی تک باقاعدہ کلاسز شروع نہیں ہوئی ہیں اس لئے کسی شعبے میں طالبات داخل نہیں کی گئی ہیں ۔

بیگم رضیہ رب ۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر ! کتنے عرصہ سے یہ مکانات کرائے پر لئے گئے ہیں ؟ اور حکومت کا کتنا سرمایہ اسمیں ضائع ہوا ہے ؟

وزیر تعلیم : جناب والا ! کافی عرصہ سے لئے گئے ہیں تقریباً پندرہ جون ۱۹۸۸ء یعنی سال بھر ہوگیا ہے آٹھ ہزار روپے اتنا ہی خرچہ ان پر ہوتا ہے ۔ یہ حکومت کا نقصان ہے ۔

بیگم رضیہ رب : جناب اسپیکر ! میرا ایک اور ضمنی سوال یہ ہے کہ وفاق سے دیا ہوا پیسہ اپنے عزیزوں کے مکان کرائے پر اٹھانے پر خرچ ہوگیا کیا صوبائی حکومت کے کوئی قواعد نہیں اسی بارے میں ۔ خواتین کا کوئی حق

بھی ہے ابتک میرے حساب سے جتنی رقم بنتی ہے اسی کو خواتین کے لئے خصوصی ٹیکنالوجی کا شعبہ بذات خود وجود میں آسکتا تھا فاضل ممبر نے درخواست بھی دی تھی ۔ مری آباد میں کام ہو رہا ہے - - - - - - -

وزیر صحت ۔ (ڈاکٹر عبدالمالک) جناب اسپیکر ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ معزز رکن وضاحت کریں کہ کس کے عزیز اور رشتہ داروں کے مکان کرایہ پر لئے گئے ۔ جس انداز سے وہ بات کر رہی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم نے لیا ہے لیکن یہ ہم سے پہلے کا ہے ۔

بیگم رضیہ رب : یہ تو آپ کا کام ہے کہ آپ تحقیقات کریں ۔ قوم کا جو سرمایہ وفاق سے آیا تھا یہ تو کوئی متنازعہ بات نہیں ہے اس میں ہمارا اور آپکا دونوں کا مفاد ہے سارے بلوچستان کا فائدہ ہے اگر آپ اسکی تحقیقات نہیں کریں گے تو بلوچستان کے پیسہ ضائع ہونے کی بات ہے ۔ ایسے لوگوں کو چھوڑیں گے جو چور ہیں جنہوں نے ظلم کیا ہے تو یہ صحیح نہیں ۔

میر ہمایوں خان مری ۔ (وزیر مواصلات و تعمیرات) جناب اسپیکر ! محترمہ خاتون ممبر جو اس سائیڈ پر بیٹھی ہوئی ہیں اور کہہ رہی ہیں کہ لوگ لوٹ رہے ہیں اسطرح واقعہ ہوا ہے ۔ جناب والا ! کیا وہ اس کی وضاحت کریں گی ۔ انکو ڈیفائن کرینگی ۔ ؟

بیگم رضیہ رب : یہ تو آپکا کام ہے اس سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے یہ میرا کام نہیں ۔

(ایک معزز رکن) جناب والا ! ہم محترمہ کی تجویز سے اتفاق کرتے ہیں ۔ ہمارا پیسہ جو فضول خرچ ہوا ہے ۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ان خرابیوں کی نشاندہی کی جائے ۔

بیگم رضیہ رب : جناب اسپیکر! میں نے نشاندہی کر دی ہے ۔

مسٹر محمد صادق عمرانی : جناب اسپیکر صاحب! جس طریقہ سے محترمہ نے کہا ہے ۔ بات یہ ہے کہ کرائے پر جو مکان لیا گیا ہے ہم کہتے ہیں یہ غلط ہے ۔ بلڈنگ کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی جائے اسکے لئے باقاعدہ سرکاری طور پر مکانات تعمیر ہوں ۔ میں آپکے توسط سے کہتا ہوں کہ ہمارے ٹریژری بنچز پر بیٹھے ہوئے حضرات اس ایوان میں بتائیں کہ یہ کس کا مکان ہے ۔ کس کی ملکیت ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں ۔

جناب اسپیکر : ہمایوں صاحب آپ ذرا بیٹھ جائیں ۔

بیگم رضیہ رب : جناب والا! میں کسی محکمہ یا فرد واحد کے خلاف نہیں ہوں بلکہ میرا ضمنی سوال ہے اور میں وزیر تعلیم کی مدد کرنا چاہتی ہوں ۔ خرابیوں کی نشاندہی کرنا اپوزیشن کا کام ہے ہم خواہ مخواہ اپوزیشن برائے اپوزیشن نہیں کرتے بلکہ یہ ٹریژری بنچز کا فرض ہے آپکا فرض ہے کہ ہم دونوں مل کر خرابیوں کی نشاندہی کریں بلکہ یہ نہیں کہ ہر معاملہ پر لڑ پڑیں اور کسی بات کو خاطر سمجھ کر جوابی فائر ضرور کریں اپوزیشن کا فرض ہے کہ اگر غلطی ہوتی ہے تو کسی کو غلطی نہ کرنے دیا جائے ۔

جناب اسپیکر ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ اس کی تحقیقات کیجائے کہ اس میں کس کا مفاد وابستہ ہے اور میں کہتی ہوں ضرور وابستہ ہے کیونکہ آٹھ ہزار روپے پر ماہانہ کرایہ ایک سال تک مکان خالی پڑا رہا خواہ کوئی الف یا ب ہو خواہ کوئی زید و بکر ہو مجھے اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے تو یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ ایک سال

تک کرایہ پر لیا ہوا مکان کیوں خالی پڑا رہا جناب والا ! جبکہ عام لوگوں کو رہنے کیلئے جگہ نہیں ملتی اس لیئے میں کہتی ہوں اس سے ضرور کسی کا مفاد وابستہ ہے جناب والا ! خواتین اپنے گھروں میں بیٹھی کام کر رہی ہیں جبکہ ان کے لیئے آٹھ ہزار روپے ایک مکان کا کرایہ دیا جا رہا ہے اس کی تحقیقات گراس روٹ پر ہونا چاہیئے ایگریکلچر، ٹیکنیکل اور آرکیٹیکچر خواتین کا پورا شعبہ ہے اس کیلئے ایف ایس سی میتھمیٹکس سے ساتھ ہونا ضروری ہے۔

محمد اکبر خان بگٹی : (قائد ایوان)
جناب والا ! جو ضمنی سوال ہونے چاہئیں وہ تو ضمنی سوال کی طرح ہونا چاہئیں ضمنی سوال کی آڑ میں ہر موضوع پر کوئی ممبر صاحب یا صاحبہ تقریر جھاڑ دے تو وہ ضمنی سوال نہ ہوگا بلکہ جنرل ڈسکشن ہوگی۔ یہاں پر جنرل ڈسکشن نہیں ہو رہی یہ وقفہ سوالات ہے جو ممبران سوال پوچھتے ہیں ان سوالات کی روشنی ہی میں ضمنی سوال پوچھے جاتے ہیں۔ ضمنی سوال دو تین باتوں کے ہوتے ہیں اسکے مختلف پہلو اور وضاحت کے بارے میں ہوتے ہیں یہاں تو تقریر شروع کر دی جاتی ہے کہ مرکز پیسہ دے رہا ہے جیسا کہ مرکز کے باپ کا پیسہ ہے یہ کسی کی میراث نہیں ہے یہ دولت قوم کی ہے مرکز پر یہ ہمارا حق ہے۔

جناب والا ! آپ سے یہ عرض ہے کہ جو ضمنی سوال کیا جائے وہ متعلقہ ہے یا غیر متعلقہ اگر ان باتوں کو مدنظر نہیں رکھا گیا تو پھر اسمبلی کے معاملات خوش اسلوبی سے نہیں چل سکتے اگر ہر ممبر غیر متعلقہ باتیں کرتا رہے آپ مہربانی کر کے اس میں نہ صرف اپوزیشن کو بلکہ اگر گورنمنٹ کی طرف سے بھی کوئی ایسی بات ہو تو آپ مہربانی فرما کر انہیں کنٹرول کریں اس طرح آپ ایوان کا احترام اور ڈیکورم قائم رکھ سکیں گے ورنہ ایوان کا ڈیکورم نہیں رہے گا۔

مسز رضیہ رب شکریہ جناب قائد ایوان صاحب ۔

جناب والا ! پانچ سوال تو میں ضمنی کر سکتی ہوں یہ تو میرا حق ہے اور میں نے تو صرف یہ پوچھا تھا کہ یہ کتنے عرصے سے مکان کرائے پر لیا گیا ہے ۔ جیسا کہ قائد ایوان نے فرمایا کہ ہر ممبر کھڑا ہو گیا ۔ میں تو صرف اس سوال پر ضمنی سوال بنا کر لائی ہوں اور اس پر ضمنی سوال پوچھنا چاہتی تھی میں یہ نہیں چاہتی تھی کہ اس پر لمبی چوڑی تقریر کروں

جناب اسپیکر ! وزیر متعلقہ اس کا جواب دیں ۔

وزیر تعلیم ! آپ نے بڑا اچھا سوال کیا لیکن سوال میں کسی کی نیت پر حملہ کرنا اور کل بھی اسی طرح رضیہ رب صاحبہ نے فرمایا تھا کہ علماء ہمارا ساتھ دیں مگر اس میں کسی کی نیت پر حملہ نہ ہو

یہاں پر میں جو جواب آپ کو دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس کا خسارہ جتنا ہے مرکز کی طرف سے ہوا ہے مرکز نے اسلام آباد میں ہے مرکز میں جو وزارت خواتین کی امور کے لیئے ہے وہ ادارے بنواتی ہے عوام کیلئے مخصوص رقوم بھیجتی ہے ہمارے علم میں دو مرتبہ یہ بات لائی گئی کہ وہ بناکر بھیجیں گے مگر پھر ہم نے بھی پی سی ون بناکر بھیج دیا ۔ جو انہوں نے کہا یہ غلط ہے اب ہم ان کے انتظار میں ہیں اس میں جو تاخیر ہو رہی ہے ۔ وہ ہماری طرف سے نہیں ہے وہ مرکز کی طرف سے ہو رہی ہے اگر زیادہ تاخیر ہوئی تو ہم مکان واپس کر دیں گے ۔

بیگم رضیہ رب :

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

الف) کیا یہ درست ہے ٹیکسٹ بک بورڈ صوبہ کا ایک اہم ادارہ ہے اور صوبے کے تمام تعلیمی اداروں کے لیئے نصابی کتب کی تیاری اس ادارہ کی ذمہ داری ہے ؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس ادارے کے چیئرمین جیسے اہم عہدہ کے خالی ہونے کی وجہ کیا ہے۔ نیز چیئرمین کی غیر موجودگی میں نصابی کتب میں کسی غلطی کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی۔

وزیر تعلیم :

الف) یہ درست ہے کہ صوبے کے تمام گورنمنٹ اور گورنمنٹ سے منظور شدہ تعلیمی اداروں کے لیئے نصابی کتب کی تیاری اس ادارے کی ذمہ داری ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ کچھ عرصے سے اس ادارے کے لیئے کل وقتی چیئرمین کا تقرر نہیں ہو سکا لیکن چیئرمین کے فرائض منصبی پروفیسر محمد اقبال قاضی، ناظم تعلیمات کالجز بلوچستان بطور اضافی چارج بطریق احسن ادا کر رہے ہیں اس لیئے چیئرمین کی اسامی کو خالی قرار نہیں دیا جا سکتا جہاں تک نصابی کتب میں کسی غلطی کی ذمہ داری کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ درسی کتب میں غلطی کے لیئے کسی فرد واحد کو ذمہ دار قرار نہیں دیا جا سکتا تاہم غلطی کی نوعیت کے اعتبار سے اس کی ذمہ داری متعلقہ اہلکار یا ناشر پر عائد کی جا سکتی ہے اور غلطی کا علم ہونے پر اسے فوری طور پر درست کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مسز رضیہ رب : جناب والا! ٹیکسٹ بک شائع کرنے سے پہلے اسے چیئرمین یا کوئی صاحب اختیار اس کا مطالعہ کریں۔ کیا وہ ٹیکسٹ بک صحیح ہے ایسا نہ ہو جب والدین بچوں کی کتاب اٹھا کر پڑھیں تو پتہ چلے کہ فلاں غلطی ہے پھر اس کی نشاندہی کی جائے۔ اور اس میں اس دوران دو تین سال گذر چکے ہوں ۔

وزیر تعلیم : جناب والا! ہماری کمیٹی ہے اس کے لئے آدمی رکھے گئے ہیں جو ٹیکسٹ بک کے مواد کی

نظر ثانی کرتے ہیں اسکے بعد کتابت کی جاتی ہے وہ فرشتے تو نہیں ہیں لیکن پھر بھی کوئی چیز رہ سکتی ہے اسکے بعد جب نصاب تبدیل ہو جاتا ہے کوئی نہ کوئی غلطی ہو تو ہمارے لئے ضروری ہوتا ہے کہ دیکھیں۔

مسز رضیہ رب: جناب والا! جہاں تک کالج کا تعلق ہے میں یہ کہنا چاہوں گی پھر کوئی پوائنٹ نہ نکل آئے میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں اس کی نشاندہی کروں یہ سوال بھی آپ سے متعلق ہے ٹیکسٹ بک ایسا ادارہ ہے جو کہ بڑا احساس نوعیت کا ہے اس میں باقاعدہ ٹیکسٹ کے متعلق کمیٹی بنی ہے ان کا اپنا ایک چیئرمین ہونا چاہیئے اور وہ اس بات کا پابند ہونا چاہیئے اگر اس میں کوئی غلطی وغیرہ ہو تو یہ چیئرمین اس کا ذمہ دار ہو۔ ٹیکسٹ بک چھپنے سے پہلے وہ اس پر تحقیق کرے اس کو دیکھیں کہ اپنے اچھا رکھ بخشے کہ اگر ہاتھ سے بات نکل جائے تو پھر مشکل ہو جاتا ہے۔ جہاں تک ہمارے موجودہ پروفیسر صاحب کا تعلق ہے وہ اپنے کالج کو نہیں پہنچ سکتے۔ سنبھال سکتے۔ تو وہ کس حسن خوبی اور بطریق احسن خوش اسلوبی سے کام سنبھالیں گے۔ کیونکہ آجتک کالج کے سائنس کا سامان نہیں پہنچ سکا۔ جس کے لئے ۹۳ لاکھ روپے لاہور کی کسی کمپنی کو دے دیئے گئے ہیں۔ سائنس کا سامان بروقت نہ پہنچنے کی وجہ سے طلباء کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے آجتک یہ سامان نہیں پہنچا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے وہ اپنے اس موجودہ کام کو نہیں سنبھال سکتے۔

جناب اسپیکر: وزیر صاحب جواب دیں۔

ایوان کے فلور سے۔

مسٹر محمد صادق عمرانی۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! میں اپنے معزز رکن کی لمبی چوڑی داستان پر کچھ کہنا چاہونگا کہ ان کی جو تقریر ہوتی ہے وہ نفرت کی بنیاد پر ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر : یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

وزیر تعلیم : آپ نے بہت تفصیل سے بات کی ۔ کچھ سمجھ نہیں آئی اسکے لئے ہم نے اقدامات کئے ہیں جو بہت جلد عمل میں لائے جائیں گے ۔

جناب اسپیکر : میر جاکر خان ڈومکی کے سوال نمبر تین کا مکمل جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔ وزیر موصوف نے بیس جون کو تفصیلی جواب پیش کرنے کا وعدہ کیا تھا ۔ اگر کوئی معزز رکن ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہوں تو پوچھ سکتے ہیں ۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر : اب سکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پیش کریں گے ۔

مسٹر اختر حسن خان (سکریٹری اسمبلی) : سردار شبیر ترین صاحب وزیر اوقاف و حج اپنے بڑے بھائی سردار خیر محمد خان ترین کے انتقال کی بناء پر ۲۹ جون ۸۹ تا اختتام اجلاس اسمبلی کے اجلاسوں میں شرکت نہیں کر سکتے اور درخواست کرتے ہیں کہ انکو مذکورہ دنوں کی رخصت دی جائے ۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی: حاجی نور محمد صراف کی درخواست آئی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اسمبلی اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ لہذا انکو آج کی رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔؟

(رخصت منظور کی گئی)

غیر سرکاری کارروائی

جناب اسپیکر: اب غیر سرکاری کارروائی کو لیا جائے گا۔

محترمہ رضیہ رب صاحبہ اپنی قرارداد نمبر I ایوان میں پیش کریں۔

بیگم رضیہ رب: جناب اسپیکر۔ آپکی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ صوبہ بلوچستان کے مخصوص حالات اور ناکافی سفری سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے خواتین ارکان اسمبلی کو صوبہ کے دور دراز علاقوں میں عوامی رابطے کے سلسلے میں درپیش دشواری کا ازالہ کرنے اور مختلف تقریبات میں شرکت کیلئے سرکاری ٹرانسپورٹ مہیا فراہم کرے"

جناب اسپیکر: قرارداد یہ ہے کہ۔

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ صوبہ بلوچستان کے مخصوص حالات اور ناکافی سفری سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے خواتین ارکان اسمبلی کو صوبہ کے دور دراز علاقوں میں عوامی

رابطے کے سلسلے میں درپیش دشواری کا ازالہ کرنے اور مختلف تقریبات میں شرکت کے لئے سرکاری ٹرانسپورٹ معہ عملہ فراہم کرے"۔

محترمہ اپنی قرارداد کے حق میں کچھ کہنا چاہیں گی ؟

بیگم رضیہ رب : جناب اسپیکر۔ جیسا کہ میری قرارداد میں درج ہے کہ صوبائی حکومت کو یہ ایوان سفارش کرے کہ بلوچستان کے مخصوص جغرافیائی حالات کے تحت خواتین ارکان کو یہ استحقاق ملنا چاہیئے کیونکہ وہ آبادی کا پچاس فیصد ہیں اور خواتین اراکین اسمبلی گھر میں بیٹھ کر صوبہ کی خواتین کے مسائل حل نہیں کر سکتی ہیں۔ انکے لئے ضروری ہے کہ وہ مختلف علاقوں میں جاکر خواتین کے مسائل دیکھیں انکی کارکردگی کا جائزہ لیں اور گراس روٹ لیول پر صوبہ کی خواتین سے رابطہ قائم کریں۔ جناب والا! میں بذات خود اپنے لئے ٹرانسپورٹ نہیں مانگ رہی ہوں۔ اگر پچھلی حکومت میں خواتین نے کچھ کیا تو آئندہ آنے والی خواتین کو یہ مسئلہ درپیش نہ ہوتا۔ جناب والا! میں چاہتی ہوں کہ آئندہ آنے والی خواتین یہ دقت محسوس نہ کریں۔ جناب والا! جب ہم گھر سے دورے پر نکلتی ہیں تو گھر کے آوے کا آوا بگڑ جاتا ہے۔ لہذا سرکاری طور پر ہمیں یہ پریولیج دی جائے تاہم ہمیں پتہ ہے میری اس قرارداد کا کیا حشر ہوگا لہذا میں کچھ نہیں کہنا چاہتی۔

جناب اسپیکر : سردار بشیر صاحب متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں۔ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب شاید اس کا جواب دیں گے۔

ڈاکٹر عبدالمالک۔ (وزیر صحت) جناب اسپیکر! جیسا آپ نے فرمایا وزیر متعلقہ موجود نہیں ہیں اگرچہ میں وزیر متعلقہ نہیں ہوں انکی طرف سے بولنے کی اجازت آپنے دیدی ہے۔

جناب اسپیکر! اصولی طور پر میں اس قرارداد سے اختلاف رکھتا ہوں کیونکہ ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ ہم یہاں پر عوامی رابطے کیلئے انکو ٹرانسپورٹ دے سکیں۔

جناب والا! عوامی رابطہ بذات خود ایک بڑا مفہوم رکھتا ہے آیا وہ یہ رابطہ ہر ممبر اپنی پارٹی کی بنیاد پر کرتا ہے جبکہ یہاں حکومت سے تعلق رکھنے والے اراکین اسمبلی جو ٹریژری بنچز پر بیٹھے ہوئے ہیں ہم انکو بھی ٹرانسپورٹ مہیا کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ ایک اور وضاحت اس سلسلے میں کروں گا کہ ہماری خواتین اراکین ایوان میں براہ راست منتخب ہو کر نہیں آئی ہیں اور اراکین اسمبلی کے ذریعہ منتخب ہوئی ہیں میں محترمہ سے کہتا ہوں کہ اگر وہ کہیں عوامی رابطہ مہم کی سلسلہ میں نکلیں جس علاقے میں وہ جانا چاہتی ہیں تو متعلقہ علاقے کے ممبر صوبائی اسمبلی سے وہ رابطہ قائم کریں گی تو ہم ان سے تعاون کریں گے بلکہ ہم ان کے ساتھ بھی جائیں گے۔

بیگم رضیہ رب۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جہاں تک میری اس قرارداد کی منظوری کا تعلق ہے تو میں نے بیٹھنے سے پہلے کہہ دیا تھا کہ مجھے اسکی امید نہیں اس قرارداد پر کوئی عمل نہیں ہوگا۔ تاہم قرارداد پیش کرنا میرا پریولیج تھا۔ جیسے وزیر موصوف نے فرمایا کہ پارٹی کی بنیاد پر تو عرض یہ ہے کہ میں پچھلے گیارہ سالوں میں ہم نے جو رابطہ عوام سے قائم کیا تو کسی سے کچھ نہیں مانگا لیکن جب ہم یہاں ایوان میں آتے ہیں تو کسی پارٹی سے بالا تر ہو کر آتے ہیں بلکہ ہم خواتین کے نمائندہ ہوتی ہیں خواہ کسی بھی طریقہ سے ہم ایوان میں آئے ہوں ہم صرف خواتین کی نمائندگی کرتی ہیں۔ یہ مسلمہ اصول ہے۔ جناب اسپیکر! ظاہر ہے خواتین کی حالت زار ہم دیکھیں اور انکے مسائل اس ایوان میں لائیں یا خط وکتابت کریں۔ اسکے لئے بلی خود ان کے پاس جانا ہوگا۔ خواتین خود تو اپنے مسائل اس ایوان میں نہیں لائیں گی اس کے لئے نمائندہ جاتا ہے۔ یہاں بیٹھ کر ہمیں خود تو انکے مسائل کا پتہ نہیں چلے گا۔

جناب والا! جہاں تک پریویلیج کا تعلق ہے تو اس کے لئے آپکا شکریہ جس طرح ہم پہلے

رابطہ کرتے تھے۔ اب بھی کرتے ہیں۔ تاہم جہاں ضرورت پڑیگی آپ کو تکلیف دوں گی شکریہ۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ قرارداد نمبر I منظور کیجائے؟

(قرارداد نامنظور کیگئی)

جناب اسپیکر: اب نواب محمد اسلم قرارداد نمبر ۲ پیش کریں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی: جناب والا! آپکی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

"سابقہ دور میں مستونگ شہر ریاست قلات کا ایک اہم شہر تصور کیا جاتا تھا۔ برطانوی دور حکومت میں پولیٹیکل ایجنٹ مستونگ میں ہوا کرتا تھا۔ اور شاہی جرگہ بھی مستونگ میں منعقد ہوا کرتا تھا بلوچستان کے لئے مستونگ کے عوام نے جو سیاسی اور سماجی خدمات انجام دی ہیں وہ ناقابل فراموش اور لائق تحسین ہیں۔ مستونگ کے عوام نے ہمیشہ سیاسی جدوجہد میں ہراول دستے کا کام کیا ہے۔ لہذا اس سب ڈویژن کی خدمات اور گزشتہ کارکردگی اور موجودہ ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ مستونگ سب ڈویژن کو ضلع کا درجہ دیا جائے جوکہ یہاں کے عوام کا دیرینہ مطالبہ ہے۔"

جناب اسپیکر: قرارداد یہ ہے کہ

سابقہ دور میں مستونگ شہر ریاست قلات کا ایک اہم شہر تصور کیا جاتا تھا، برطانوی دور حکومت میں پولیٹیکل ایجنٹ مستونگ میں ہوا کرتا تھا۔ بلوچستان کے لئے مستونگ کے عوام نے جو پالیسی اور سماجی خدمات انجام دی ہیں وہ ناقابل فراموش اور

لائق تحسین ہیں۔ مستونگ کے عوام نے ہمیشہ سیاسی جدوجہد میں ہراول دستے کا کام کیا ہے۔

لہٰذا اس سب ڈویژن کی خدمات اور گزشتہ کارکردگی اور موجودہ ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ مستونگ سب ڈویژن کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔ جو کہ یہاں کے عوام کا دیرینہ مطالبہ ہے"۔

مسٹر اسپیکر: اگر معزز رکن یا کوئی دیگر صاحب اسکے متعلق کچھ کہنا چاہیں تو اجازت ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی: جناب والا! میں اس قرارداد کی مزید وضاحت کے لئے یہ کہونگا کہ مستونگ کے عوام کا یہ دیرینہ مطالبہ ہے کیونکہ مستونگ کا علاقہ ۲۲ ہزار مربع میل کے وسیع علاقے پر مشتمل ہے اسکو ضلع کا درجہ دیا جائے یہ دیرینہ مطالبہ ہے اور آجتک یہ آگے نہیں بڑھ سکا ہے اور کسی منزل تک نہیں پہنچ سکا ہے۔ مستونگ میں کل چھ یونین کونسلیں ہیں اسکے علاوہ ایک تحصیل اور سب تحصیل پر مشتمل ہے اگر ایک چھوٹی سی تحصیل کو ضلع کا درجہ دیا جا سکتا ہے تو مستونگ میں تو ایک سب تحصیل ایک تحصیل اور چھ یونین کونسلوں پر مشتمل ہے اسکو کیوں ضلع کا درجہ نہیں دیا جاسکتا ہے۔ جناب والا! مستونگ کے لوگوں نے تحریک آزادی میں حصہ لیا اور پاکستان کی تحریک میں کئی نامور لیڈر پیدا کئے جنہوں نے قومی تحریک میں قومی لیڈر پیدا کئے جن کو ہم کبھی نہیں فراموش کرسکتے ہیں جنکے نام یہ ہیں۔

۱۔ مولوی محمد عمر ٹینگ آبادی
۲۔ ملک فیض محمد یوسف زئی
۳۔ میر کریم بخش
۴۔ عبدالرحیم خواجہ خیل

جیسے افراد ہیں جنہوں نے گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں ہم انکو نہیں بھول سکتے ہیں۔ جناب والا! اس کے علاوہ اس تحصیل میں سولہ سے زیادہ قبائل آباد ہیں اور یہ بڑے بڑے قبائل ہیں اور معدنیات کے لحاظ سے بھی یہ مالا مال ہے۔ کرومائیٹ کوئلہ وہاں موجود ہے اگر یہ ضلع بن جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضلع اپنا بوجھ خود اٹھا سکتا ہے۔ تعلیم کے میدان میں یہ سب سے آگے ہے سب سے پہلا ہائی اسکول یہاں کا ہے اور مغربی پاکستان کے زمانے میں جب گورنر جنرل آیا کرتے تھے تو مستونگ ٹھہرا کرتے تھے۔ قبائلی معتبرین سے ملاقات کیا کرتے تھے ان کی ساری خدمات تاریخی اہمیت جو ہمارے سامنے ہے میں ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ ہمارے مطالبہ کا ساتھ دیں اور اس مستونگ تحصیل کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔

میر جان محمد خان جمالی :
جناب والا! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں نواب صاحب کی قرارداد کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرسکوں جن خیالات کا میں اظہار کرنا چاہتا ہوں وہ میرے اپنے ذاتی ہیں۔ یہ حکومت کی پالیسی کے نہیں ہیں اور نہ ہی حکومتی پارٹی کے ہیں میں معزز ممبر سے گزارش کر رہا تھا کہ اگر بجٹ میں اس سے متعلق پہلے سے گنجائش رکھ دی جاتی تو پھر اس ریزولیشن کو منظور کرلینا آسان بات تھی اس کے متعلق بجٹ میں گنجائش نہیں رکھی گئی ہے اور حکومتی پارٹی کی پالیسی بھی نہیں ہے یہ کام بڑا مشکل ہوگا لیکن میں ذاتی طور پر اس قرارداد کے حق میں ہوں اس کی وضاحت یہ ہے کہ جب بھی ضلع بنتا ہے تو لوور گریڈ (Lower grade) عوام کو وہاں کے مقامی لوگوں کو روزگار ملتا ہے نوکریاں ملتی ہیں سہولیات ملتی ہیں جاب ملتی ہیں۔ صحت کے سلسلے میں ترقی ملتی ہے وہاں ضلع میں ڈی ایچ او لگ جاتا ہے سول ہسپتال بنتے ہیں اور بیسک ہیلتھ سنٹر بنتے ہیں ان کی گرانٹس بڑھتی ہے اس لئے عوام کو زیادہ طبی سہولیات میسر ہوتی ہیں۔

جناب والا! تعلیم کے سلسلے میں تعلیمی ادارے بڑھتے ہیں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر وہاں بیٹھتے ہیں وہ جلدی جلدی دورے کرتے ہیں طلباء کو فائدہ ہوتا ہے جب ضلع بنتا ہے تو وہاں مقامی انتظامیہ میں ڈی سی آجاتا ہے کمشنر آجاتا ہے ایک انتظامیہ کا رابطہ پیدا ہوجاتا ہے تیزی کے ساتھ رابطہ ہوتا ہے اب وہاں

انہیں ڈی سی کے پاس جانا پڑتا ہے پھر کمشنر کے پاس پہنچنا پڑتا ہے ضلع بن جانے سے یہ سہولیات عوام کو براہ راست ملنے لگ جاتی ہیں ان کا رابطہ ہو جاتا ہے اور مسائل حل ہوتے ہیں ۔لیکن اس کے نامنظور ہونے میں ٹیکنیکل وجوہات ہیں کہ بجٹ میں گنجائش نہیں رکھی گئی ہے ۔اسلئے یہ بہت مشکل ہے ۔(تالیاں)

جناب اسپیکر : اور کوئی صاحب اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں ۔؟

میر عبدالمجید بزنجو (وزیر مال) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب اسپیکر صاحب! مستونگ سب ڈویژن کو ضلع کا درجہ دینے کے لئے معزز ممبر صاحب نے کہا ہے ان کی قرار داد کے جواب میں عرض ہے کہ اس سے پہلے کئی ضلع بنائے گئے ہیں پہلے سے اس صوبے پر غیر ترقیاتی اخراجات کا بوجھ ہے اور خود ممبر صاحب غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کرنے کے لئے خود کہہ رہے ہیں کہ اخراجات کم ہوں نئے ضلع بنانے سے اخراجات اور زیادہ ہو جائیں گے اس وقت ہمارے صوبے کی مالی پوزیشن زیادہ اچھی نہیں ہے کہ ہم غیر ترقیاتی اخراجات مزید بڑھائیں اور اس وقت مستونگ میں ضلع بنانے کی بھی ضرورت نہیں ہے میں گزارش کروں گا کہ اس معزز ممبر صاحب اس اپنی قرارداد پر زور نہیں دیں گے کیونکہ ہمارا صوبہ مزید اخراجات برداشت نہیں کرسکتا ہے ۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منظور کیا جائے ۔

(قرارداد نامنظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر : اب محمد ہاشم شاہوانی اپنی قرارداد نمبر ۳ پیش کریں ۔

میر محمد ہاشم شاہوانی : جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبہ بلوچستان میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری کو مدنظر رکھتے ہوئے بھرتی پر عائد پابندی کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔"

جناب اسپیکر: قرارداد یہ ہے کہ

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبہ بلوچستان میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری کو مدنظر رکھتے ہوئے بھرتی پر عائد پابندی کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔"

اب کوئی صاحب تقریر کرنا چاہیں تو اجازت ہے۔

میر ہمایوں خان مری۔ (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب والا! بے روزگاری کو ختم کرنا موجودہ حکومت کے اہم نکات میں سے ہے اس نے کئی اہم اقدامات اٹھائے ہیں بھرتی پر پابندی ختم کرنے کا فیصلہ پہلے سے حکومت بلوچستان نے کر لیا ہے چونکہ فیصلہ ہو گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اقدامات غیر مؤثر اور غیر ضروری ہیں۔ میں نے کہا ہے کہ اس پر آئندہ سے عمل درآمد ہو گا۔

جناب اسپیکر: کیا ممبر صاحب اپنی قرارداد واپس لینا چاہتے ہیں؟

میر محمد ہاشم: چونکہ معزز وزیر صاحب نے اس کے متعلق کہہ دیا ہے میں اپنی قرارداد واپس لیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: کیا ایوان اس کی اجازت دیتا ہے؟

(قرارداد واپس لے لی گئی)

جناب اسپیکر: اب ایوان میں حسین اشرف صاحب اپنی قرارداد نمبر۲ پیش کریں۔

مسٹر حسین اشرف: جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ضلع گوادر کے باشندوں کو آب نوشی کی خصوصی سہولیات فراہم کرنے کے لئے فوری ترقیاتی پروگرام وخصوصی ترقیاتی پروگرام کے تحت فوری عملی اقدام اٹھائے۔"

جناب اسپیکر: قرارداد یہ ہے کہ

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ضلع گوادر کے باشندوں کو آب نوشی کی خصوصی سہولیات فراہم کرنے کے لئے فوری ترقیاتی پروگرام وخصوصی ترقیاتی پروگرام کے تحت فوری عملی اقدام اٹھائے۔"

مسٹر حسین اشرف: جناب والا! ہمارے ضلع گوادر کے متعلق آپ سب لوگوں کو علم ہے اور اس کوئٹہ سمیت سارے بلوچستان میں پانی کی سخت قلت ہے اور گوادر میں تو پانی کی بہت شکایات ہیں۔ پانی سے متعلق تجاویز بھی کئی دفعہ پیش کی گئی ہیں۔ جناب والا! گوادر میں پانی کی اہمیت کو آپ بھی جانتے ہیں۔ ایک ایک تالاب پر لوگوں کی کافی تعداد ہوتی ہے کئی دفعہ پینے کے پانی کے تالاب پر گھتم گھتا ہوتے ہیں لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں اس سلسلے میں ایوان سے گزارش ہے کہ پینے کے پانی کے سلسلے میں ہماری مدد کرے پچھلی حکومت کے دوران جب جمالی صاحب مکران کے دورے پر آئے تھے۔ لوگوں نے پینے کے پانی کی شکایات ان کو کیں۔ الیکشن کو جمالی صاحب نے کہا میرے پاس چھ کروڑ روپے ہیں۔ آپ اسکیم فوری طور پر بھیجیں۔

جناب والا! ایکسین نے دن رات ایک کرکے اس اسکیم کو بنایا اور پھر تربت ڈویژنل ہیڈکوارٹر کو بھیجا لیکن پتہ نہیں اس کا کیا ہوا کافی عرصہ گزرنے کے بعد ہم نے پوچھا کہ آپ نے سکیم کا کیا کیا ہے تو جواب دیا کہ اس کا ٹوٹل غلط تھا اتنی سی چھوٹی بات پر محکمہ والے ہم کو یہ سزا دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں گذارش ہے کہ پانی کی وہاں شدید قلت ہے عوام کو تکلیف ہے میری ایوان سے گذارش ہے کہ اس قرارداد کو منظور کرے۔

میر جان محمد خان جمالی: جناب والا! بے شک پانی اہم چیز ہے عوام کو ملنا چاہیئے۔ حسین اشرف صاحب نے اس کی وضاحت بھی کردی ہے اور قائد ایوان نے اپنی اختتامی تقریر میں کہا تھا انہوں نے ترجیحات بنائی تھیں اور جتنا پیسہ گوادر کے لئے رکھا ہے وہ بھی بتا دیا تھا۔ میں محکمہ سے گذارش کرونگا کہ پبلک ہیلتھ اس پر توجہ دے تاکہ یہ عوام کا مسئلہ حل ہو جائے۔

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر صحت): جناب سپیکر! جہاں تک گوادر میں پانی کا مسئلہ ہے ہم اس سے بخوبی واقف ہیں کیونکہ ان علاقوں میں پانی کی شدید قلت ہے اور یہ لوگ جو دور دراز سے پانی لیتے ہیں وہ بیٹیوں میں رکھتے ہیں یہ حقیقت ہے کہ اس وقت ضلع گوادر میں جو سب سے بڑا مسئلہ ہے وہ پینے کے پانی کا ہے تو پچھلے دفعہ جناب جی ٹی صاحب جو گوادر آئے تھے تو پانی کے سلسلے میں بات ہوئی تھی کہ یہ گوادر کے عوام کا بنیادی مسئلہ ہے۔ اس کے لئے اس وقت دو اسکیمیں تیار کی ہیں جو پینے کے پانی سے متعلق ہیں حکومت نے پینے کے پانی کی اسکیم ایک اکاڑہ کور کی بنائی ہے دوسرا نیا بند کے متعلق سکیم ہے اکاڑہ کور کا بھی نیا بند بنے گا۔ اس کا پی سی ون پچیس کروڑ کا ہے اس پر کام ہوگا دوسری اسکیم ناجی کی ہے جس سے ایک لاکھ گیلن پانی سپلائی ہو رہا ہے جو بیس گھنٹے میں ایک لاکھ گیلن پانی سپلائی کر رہا ہے یہ پانی بھی گوادر کے لوگوں کو کافی نہیں ہے اس کے لئے بھی پی سی ون بن گیا ہے۔ پہلے سے واٹر سپلائی کے لئے پائپ بچھے ہوئے

ہیں وہ کمزور ہیں اور جگہ جگہ سے ٹوٹ جاتے ہیں اسکی ساتھ نیا پائپ لائن بچھایا جائے اور اس کی حالت بہتر بنائی جائے گی اس کا جو پی سی ون ہے وہ ساڑھے تین کروڑ کا ہے یہ اسکیم فوری ترقیاتی مد میں ہے البتہ ہم حکومت سے درخواست کریں گے کہ اس اسکیم کو فوراً پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے میں سمجھتا ہوں کہ پانی کے سلسلے میں اے ڈی پی میں کافی پیسے منظور ہوئی ہیں ہم اس سلسلے میں اپنے معزز ممبر صاحب کو اعتماد میں لئے کر ان اسکیمات کو مکمل کریں گے اور جلد ہی گوادر کے عوام کو پانی مہیا کریں گے میری معزز ممبر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اس قرارداد پر زور نہ دیں اور ہمارے ساتھ مل کر پانی کے اس مسئلے کو حل کریں گے۔

<u>وزیر صحت</u> : جناب والا ! میں عرض کر رہا تھا پی سی ون بھی بن گیا پائپ لائن بچھ گئی ہے لیکن وہ ذرا کمزور ہے روزانہ ٹوٹ جاتی ہے اب اسکے متوازی پائپ لائن بچھائی جائے اور یہاں تک جو سورس ہیں انکو استعمال کیا جائے تو یہ منصوبہ ہے - پی سی ون ساڑھے تین کروڑ روپے کا ہے —

جناب اسپیکر ! جیسے اشرف صاحب نے فرمایا کہ فوری ترقیاتی پروگرام کے تحت یہ کام کیا جائے تو عرض یہ ہے کہ یہ فوری ترقیاتی پروگرام کے بس کی بات نہیں ہے البتہ ہم اس سلسلہ میں چیف منسٹر صاحب سے بات کریں گے۔حسین اشرف صاحب سے بھی میری بات ہوئی تھی - ہم اس علاقے کیلئے پلاننگ کر رہے ہیں جب تک یہ منصوبہ پایۂ تکمیل تک پہنچے ہم فوری ترقیاتی پروگرام کے تحت وہاں پر ٹینکر لیکر پانی فراہم کریں گے - میرے خیال میں اس مقصد کیلئے اے ڈی پی میں تقریباً پانچ کروڑ کے قریب منظور ہوئے ہیں - ہم اشرف صاحب کو اعتماد میں لیکر کام کریں گے - میں سمجھتا ہوں اس وقت گورنمنٹ آف بلوچستان کے تحت جو منصوبے ہیں ہم ان پر عمل کرکے اپنے عوام کو جلد پانی مہیا کر سکتے ہیں - جناب والا ! گورنمنٹ آف بلوچستان جلدی عوام کو پانی میسر کر سکتی ہے لہٰذا ہم گوادر کے عوام کیلئے اس منصوبہ کو عملی شکل دیں گے۔

جناب والا ! چونکہ یہ طے شدہ ہے اسلئے میں حسین اشرف صاحب سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنی قرارداد پر زور نہیں دیں گے - اور وہ ہمارے ساتھ مل کر اس مسئلہ کو حل کریں گے -

جناب اسپیکر: کیا وزیر متعلقہ اس بارے میں کچھ کہنا چاہیں گے ؟

مولوی عبدالسلام - وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ - أَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطانِ الرَّجِیمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - جناب اسپیکر! فوری ترقیاتی اسکیموں کی نشاندہی کا اختیار متعلقہ ممبر صوبائی اسمبلی کو حاصل ہے اگر معزز ممبر مناسب سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے حلقہ انتخاب یعنی گوادر کے لئے واٹر سپلائی اسکیم کیلئے خرچ کرنا چاہتے ہیں تو انکو پچاس لاکھ روپے فراہم کر دیئے جائیں گے ۔ لیکن جہاں تک خصوصی ترقیاتی پروگرام کا تعلق ہے تو اسکے لئے پہلے سے ہی ترقیاتی پروگرام کے تحت آکاڑہ کور بند کا منصوبہ ہے اس پر چھبیس کروڑ روپے کی لاگت آئیگی ۔ یہ اس وقت ٹینڈر کے مرحلہ میں ہے اس سے گوادر کے گرد و نواح کے باشندگان کیلئے آبنوشی کی مزید سہولت پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ذریعہ بہم پہنچائی جائیگی گوادر کیلئے اضافی پائپ لائن بچھانے کیلئے ساڑھے تین کروڑ روپے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو ارسال کئے گئے ہیں ۔

مسٹر حسین اشرف - جناب اسپیکر - فوری ترقیاتی پروگرام کے تحت میں نے ایک اسکیم پچاس لاکھ روپے کی دیدی ہے جو کلارچ، کپر اور کلمت کیلئے ہے ۔ تیس لاکھ روپے باقی دشت نگور دوسرے علاقوں میں چھوٹی چھوٹی ندیاں ہیں انکے لئے بلڈوزر خریدنے کیلئے ہیں ۔ اسطرح گوادر کیلئے میرے پاس اپنے پیسے نہیں ہیں کہ میں اپنی اس قرارداد کو واپس لے لوں جیسے میں نے پہلے کہا اگر کچھ ہو سکے تو بہتر ہے ۔ اور اسطرح اس مسئلہ کو حل کیا جاسکے ۔ باقی جو ساڑھے تین کروڑ روپے کی بات بتا رہے ہیں تو جب تک وہ ساڑھے تین کروڑ روپے آئیں گے تو لوگوں کا جنازہ بھی نکل جائے گا ۔ اس صورت حال کے تحت میں اپنی قرارداد واپس نہیں لوں گا ۔ اگر منظور کریں تو شکریہ ۔ ورنہ اگر نہیں تو آپکی مرضی ۔

جناب اسپیکر! سوال یہ ہے کہ حسن اشرف صاحب کی قرارداد نمبر چار منظور کیجائے ؟

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر! معزز اراکین اسمبلی! اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ یکم جولائی ۱۹۸۹ء شام پانچ بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(دوپہر گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس مورخہ یکم جولائی ۱۹۸۹ء بروز شنبہ شام پانچ بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)